بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۵ ہجرت ۱۳۴۷ھش ۶ صفر ۱۳۸۸ھ ۵ مئی ۱۹۶۸ء | نمبر ۹۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی اپنی ترقی اور کمالِ روحانی کی یہی انتہا نہ سمجھ لے کہ اس نے بدی ترک کر دی ہے

صرف ترکِ بدی نیکیٔ کامل کے مفہوم اور منشاء کو اپنے اندر ہرگز ہرگز نہیں رکھتی

"دیکھا جاتا ہے کہ حقیقی نیکی کے اختیار کرنے میں لوگ بہت سست ہیں اور اکثر لوگ اس بات پر فخر کرتے ہیں اور صرف اس کو ہی تقوےٰ اور نیکی تصور کرتے ہیں کہ فلاں صاحب بدی کے مرتکب نہیں ہوئے حالانکہ بدی کے ترک کا نام نیکی نہیں ہے نیک اور صالح اس وقت کہلائیگا جبکہ وہ نیکی اور صلاحت کے کام کریگا پس جب تک کسی کے پاس حقیقی نیکی کا ذخیرہ نہیں ہے تب تک وہ نہ مومن ہے نہ صالح۔ غرض قرآن مجید صرف اتنا ہی نہیں چاہتا کہ انسان ترکِ شر کرکے سمجھ لے کہ بس میں صاحبِ کمال ہوگیا بلکہ وہ تو انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات اور اخلاقِ فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے اور اس سے ایسے اعمال صالحہ چاہتا ہے جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مبنی ہوں اور ان کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ تعالےٰ اس سے راضی ہو جاوے میں اس بات کو بار بار کہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی اپنی ترقی اور کمالِ روحانی کی یہی انتہا نہ سمجھ لے کہ میں نے ترک بدی کر لی ہے۔ صرف ترکِ بدی نیکیٔ کامل کے مفہوم اور منشاء کو اپنے اندر ہرگز ہرگز نہیں رکھتی۔ بار بار ایسا تصور کرنا کہ میں نے خون نہیں کیا خوبی کی بات نہیں کیونکہ خون کرنا ہر ایک کا کام نہیں ہے ایسی بدیوں سے پرہیز زیادہ سے زیادہ آدمی کو بدمعاشوں کے طبقہ سے خارج کر دیتا ہے یا عدالت کی سزاؤں سے بچا لیتا ہے۔ اس سے زیادہ اور کچھ بھی نہیں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

۱۹

— ربوہ ۴ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ رات ٹائیفائڈ کا لرا کا احتیاطی ٹیکہ لگوانے کی وجہ سے چکر آ رہے ہیں اور جسم میں درد ہے۔ احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— کل یہاں حضور نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

— ربوہ ۴ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کل مورخہ ۳ مئی کو لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

— میرے والد خان میر خان صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ آج کل فضل عمر ہسپتال میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے زیر علاج ہیں۔ بیماری میں پیچیدگی پیدا ہوگئی ہے اور کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (رحمت اللہ خان شاہد مربی سلسلہ)

— برادرم سید عبدالستار ابن محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب عرصہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور کراچی کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ مورخہ ۳۰ اپریل کو ان کا دل کا اپریشن ہونے والا تھا جو بعض وجوہ کی بنا پر اس دن نہیں ہو سکا۔ اب یہ اپریشن ۱۰ مئی کو ہوگا۔ احباب کرام سے اپریشن کی کامیابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(سید بشیر احمد دواخانہ خدمت خلق ربوہ)

— جو واقفین زندگی طلباء امسال میٹرک ایف۔ اے بی۔ اے وغیرہ کے امتحانات دے رہے ہیں یا دے چکے ہیں فوری طور پر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو مطلع کریں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے موعودہ رقم پوری کر دی

مخدومہ محترمہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے پانچ ہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس میں سے آپ نے پہلے سال میں یعنی ۳۰/۶/۶۷ تک ساڑھے تین ہزار روپیہ ادا فرما دیا تھا۔ بقیہ ڈیڑھ ہزار روپیہ اب ادا فرمایا ہے۔ گویا آپ نے اپنا سارا وعدہ پانچ ہزار روپیہ کا فاؤنڈیشن کا دوسرا سال ختم ہونے سے پیشتر ادا فرما دیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنی بے پایاں برکات سے نوازے اور جماعت کے دوسرے افراد کو آپ کے احسن نمونہ کی پیروی میں اپنے وعدے جلد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ مئی ۱۹۶۸ء

قبولیتِ دُعا کے لئے تقویٰ ضروری ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تقاریر اور کتب میں بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ شیطان اور رحمٰن ۔ باطل اور حق کی جنگ میں جو اس زمانہ میں انتہائی عروج پر ہے۔ آخر کار رحمان اور حق فتح پائے گا اور شیطان اور باطل ناکام ہو جائے گا۔ مگر ساتھ ہی آپ نے اس بات پر بھی زور دیا ہے۔ کہ حق اور رحمان کی یہ کامیابی اسلحہ کی برتری کی وجہ سے نہیں بلکہ ہماری فتح کا سب سے کارگر ہتھیار

"دُعا"

ہے۔ دعا ہی سے ہم فتح پائیں گے اور انشاء اللہ ضرور پائیں گے۔ مگر ہمارا اسلحہ دعا کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں یقین رکھتا ہوں ان حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی۔"

ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد "دعا" ہی سے اترتی ہے۔

یہ کوئی نرالی بات نہیں ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی۔ مذہب کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہم یہی حق و باطل کی جنگ دیکھتے ہیں۔ حق ہمیشہ نہتا اور بظاہر بے یار و مددگار ہوتا ہے۔ اس کے پاس کوئی جدید یا قدیم طرز کا اسلحہ نہیں ہوتا۔ تمام قوت باطل کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ نمرود سے لے کر فرعون تک اور فرعون سے لے کر آج کل کے فرعونوں اور نمرودوں تک دنیوی طاقت باطل کے ہاتھوں میں چلی آتی ہے۔ باطل بزعم خود خدائی کا دعویدار ہوتا ہے وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتا اس کی تدابیر بڑی سوچی سمجھی ہوتی ہیں اور عقل کا بھی پیکر ہوتا ہے۔ جنگ کی چالیں خوب جانتا ہے۔ جدید سے جدید جنگی اسلحہ اس کے پاس ہوتے ہیں۔ وہ رعونت میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور حق کو مٹانے کے لئے بزعم خود نہایت کامیاب راہیں اختیار کرتا ہے۔ مگر اس سب کچھ کے باوجود اللہ تعالیٰ کا ایک ہاتھ اس کے تمام ساز و سامان اور عقل و تدبیر اور چالبازیوں کا قلع قمع کر دیتا ہے۔

نمرود کے مقابلہ میں سیدنا حضرت خلیل اللہ اور فرعون کے مقابلہ میں حضرت کلیم اللہ کی دنیاوی لحاظ سے کیا حیثیت تھی۔ اسی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام کی حالت پر غور کیجئے۔ سب کے سب بے دست و پا نظر آتے ہیں خود سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات کا مطالعہ کریں۔ آپ ابھی بچے ہی تھے کہ ماں باپ کی شفقت اور سہارے سے محروم ہو گئے۔ آپ کی پرورش پہلے آپ کے دادا عبدالمطلب اور پھر چچا ابوطالب کے ذمہ رہی۔ یتیم ہونے کی وجہ سے قریش آپ کو بالکل بے دست و پا خیال کرتے تھے۔ اور آپ کو کوئی وقعت نہیں دیتے تھے۔ جب آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبوت کا دعوےٰ کیا تو تمام قوم آپ کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی۔ قوم سمجھتی تھی کہ اس کی حقیقت ہی کیا ہے۔ ایک ہی وار میں ہم اس کا کام تمام کر دیں گے۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ اس کا مددگار ایسا وجود ہے جس کے مقابلہ میں کوئی طاقت نہیں ٹھہر سکتی۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے درجہ پر فائز کر کے اپنی پناہ میں لے لیا تھا مگر آپ نے شیطان کے خلاف جتنی فتوحات حاصل کیں وہ دنیوی طاقت سے نہیں بلکہ دعا کے اسلحہ سے کیں۔ نبوت سے پہلے ہی آپ دعا کرتے رہتے تھے۔ غارِ حرا میں دو دو تین تین دن کا کھانا لے جا کر دعائیں کرنے میں مصروف رہتے۔ نبوت بے شک اللہ تعالیٰ کی دین تھی مگر اللہ تعالیٰ نے یونہی آپ کو یہ عطیہ نہیں دے دیا تھا۔ غارِ حرا کی دعائیں ہی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو کھینچ لائی تھی۔ وہ آپ کا تقوےٰ ہی تھا جس نے آپ کو اس قابل ثابت کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے بڑھ کر آپ کو روحانی درجات عطا فرمائے اور آپ کو خاتم النبیین بنایا آپ پر نبوت کے تمام فضائل ختم کر دیئے۔ پھر یہ دعائیں ہی تھیں جنہوں نے آپ کو وہ وقار بخشا۔ کہ دنیا کے بڑے بڑے شہنشاہ آپ کے نام سے ہی نہیں بلکہ آپ کے ادنیٰ خادموں کے نام سے لرزہ براندام ہو جاتے تھے۔ آپ نے اپنے خادموں کو تقوےٰ کے لباس سے مزین کر دیا تھا اور وہ تقوےٰ کے معراج پر پہنچ چکے گئے تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تقوےٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقوےٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقوےٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ

گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا جیسا کہ فرمایا ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

پس جس حال میں تقوےٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیتِ دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقوےٰ کی راہوں پر قدم مارے۔ تا کہ قبولیتِ دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹)

حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ بات بھی حضور دل سن لینی چاہیئے کہ قبول دعا کے لئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں۔ اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے اور اس کے غنا ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے۔ اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقوےٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے اور اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے۔ تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہو جاتی ہیں اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۸)

الغرض آج جماعت احمدیہ حق و باطل کی جنگ میں مصروف ہے اور اس کا ہتھیار دعا ہے اور اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی دعاؤں کو تقوےٰ اختیار کر کے اتنا مؤثر بنائیں کہ حق فتح پا جائے اور دنیا پکار اٹھے کہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

20

اسلام کا طغرائے امتیاز ـــــ اللہ اکبر

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل۔ ربوہ)

ظہورِ اسلام کے وقت سارا جہان تیرہ و تاریک تھا۔ اخلاقی اور روحانی طور پر چاروں طرف موت کا دور دورہ تھا۔ روحانیت اور اخلاقی زندگی کا نام و نشان موجود نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اس کیفیت کو قرآن کریم میں ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے الفاظ سے بیان فرمایا ہے کہ خشکی و تری فساد سے بھرپور تھی ہر جگہ خرابی کار فرما تھی۔

اس خرابی کی اساس اور اس کا موجب دو باتیں تھیں۔ اوّل اللہ تعالےٰ کی عظمت و کبریائی کا احساس دلوں سے اُٹھ چکا تھا۔ انسانوں کا ایک حصّہ تو ذاتِ باری تعالےٰ کے وجود کا ہی منکر ہو رہا تھا۔ ان لوگوں کے نزدیک دنیا کا یہ کارخانہ اتفاقی طور پر پیدا ہو گیا تھا اور اب اتفاقی طور پر ہی چل رہا تھا۔ جو لوگ خدا تعالےٰ کی ہستی کے قائل تھے وہ بھی اسے ایک کمزور اور ضعیف وجود مانتے تھے۔ کوئی اس واحد و یگانہ کے لئے بیٹے تجویز کر رہا تھا کوئی اسے اقانیم اور اپنے ایسے اور وجودوں کا محتاج ٹھہرا رہا تھا۔ لوگ شرک کر رہے تھے۔ کہیں دو خدا پُوجے جا رہے تھے کہیں تین خداؤں کی پرستش جاری تھی اور کہیں سینکڑوں ہزاروں بتوں کی عبادت ہو رہی تھی۔ یہ ساری صورتیں درحقیقت اللہ تعالےٰ کی ذات اور اس کی قادرانہ صفات سے جہالت کے نتیجہ میں پیدا ہوئی تھیں۔ انسان اپنے خالق سے بیگانہ ہو گیا تھا اور اس کی قدرتوں اور طاقتوں کو بھول کر کہیں مٹی کے بتوں کی عبادت کرتا تھا کہیں لکڑی اور پتھر کے خود تراشیدہ معبودوں کی پرستش کر رہا تھا کہیں درختوں کو معبود ٹھہرایا جا رہا تھا کہیں جانوروں کو دیوتا تصور کیا جاتا تھا اور کہیں انسانوں نے اپنے جیسے دوسرے کمزور انسانوں کو الوہیت کے عرش پر بٹھا رکھا تھا۔ غرض انسان خدائے واحد و یگانہ سے سراسر غافل تھا۔ اس ابتری اور خرابی کا دوسرا سبب یہ تھا کہ لوگ آخرت کی جواب دہی سے منکر تھے۔ اپنے اعمال کے بارے میں اخروی پرسش کے قائل نہ تھے۔ اسلئے بے باکی اور جرأت سے گناہوں کا ارتکاب کر رہے تھے۔

اس تاریکی اور جاہلیت کے دور کے خاتمہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور اپنی پاک کتاب قرآن مجید کو نازل فرمایا اسلام کا ظہور اس لئے ہوا تا جھوٹے معبودوں کی موت کا اعلان کیا جائے اور انسانوں کو باطل معبودوں سے چھڑا کر سچے اور برحق واحد معبود کے آستانہ پر جھکایا جائے۔ انہیں اخروی زندگی کا قائل بنایا جائے اور آخرت میں اپنے اعمال کے بارے میں جواب دہی کے لئے تیار کیا جائے۔

اللہ تعالےٰ کی ذات پر ایمان اور آخرت کے متعلق یقین یہی دو بنیادی ستون ہیں جن پر اسلام کی عمارت استوار ہوئی ہے۔ رسول اللہ تعالےٰ کے فرستادہ اور اس کے پیغام کے پہنچانے والے ہیں اس لئے ان پر ایمان لانا بھی ایمان باللہ کی جز ہے۔ ملائکہ خدا تعالےٰ کی وحی کو لانے والے اور اس کے احکام کو نافذ کرنے والے وجود ہیں ان کو ماننا بھی درحقیقت ایمان باللہ ہی کا حصّہ ہے۔ کتابیں خدا کا نازل کردہ پیغام اور اس کی شریعت ہیں اس لئے کتابوں پر ایمان بھی ایمان باللہ ہی کا حصّہ ہے۔ پس درحقیقت اللہ کی ذات اور آخرت پر ایمان اساس اور بنیاد ہے جس پر ساری اسلامی عمارت قائم ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر پر غیر معمولی زور دیا گیا ہے۔ اس کے لئے ہر طرح سے اطمینان بخش دلائل دئے گئے ہیں۔ اس بارے میں ہر قسم کے شکوک و شبہات کا مدلل ازالہ کیا گیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس سلسلہ میں قرآن مجید کو دوسری تمام الہامی کتابوں پر خاص فوقیت حاصل ہے۔

دلائل ہستی باری تعالےٰ کے بیان کرنے میں بھی قرآن مجید بے نظیر و بے مثال ہے اور قیامت کے بارے میں بھی اس کے دلائل و براہین یکتا و بے نظیر ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو قیامت پر ایمان بھی ایمان باللہ ہی کا حصّہ ہے کیونکہ قیامتِ کبریٰ کیا ہے؟ وہ وقت ہے جب سب مخلوق پر پہلے اللہ تعالیٰ کی صفت مُمیت جلوہ گر ہو گی سب پر فنا طاری ہو جائے گی اور پھر صفت مُحیی کی تجلّی ظاہر ہو گی اور سب اپنے رب کے سامنے زندہ ہو کر اپنے اعمال کی مکمل جزا و سزا پانے کے لئے حاضر ہو جائیں گے۔ یہ ساری کیفیت بھی درحقیقت اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایمان کا ہی نتیجہ ہے۔ پس اصل الاصول ایمان باللہ ہی ہے۔

قرآن پاک نے اللہ تعالےٰ کی لامحدود قدرتوں اور اس کی بے پایاں صفات کو ایسے انداز میں بیان فرمایا ہے جو دلوں کو جلا بخشنے والا اور انسان میں جذباتِ محبّت و انجذاب کی کیفیتوں کو معراج پر پہنچانے والا ہے۔ قرآن مجید میں بیان شدہ صفاتِ الٰہیہ میں سے ہر ایک صفت اپنا ایک جداگانہ رنگ رکھتی ہے اور ہر ایک پر تدبر کرنے سے اور اس کی وسعتوں پر نگاہ کرنے سے عجیب لطف حاصل ہوتا ہے۔ مومن کے لئے یہ ایک بحرِ ناپیدا کنار ہے۔

اسلام نے اللہ تعالےٰ کو اکبر قرار دے کر انسان کے لئے عروج کے ایسے بلند مقامات کے دروازے وا کر دئے ہیں جن میں انسانی رُوح ہمیشہ پرواز کرتی رہتی ہے۔ غور فرمائیں دنیا شرک کی آماجگاہ تھی۔ ہر طرف بُت پرستی کا زور تھا۔ خود بیت اللہ الحرام میں تین سو ساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے اور ہر نئے دن کے لئے ایک نیا معبود تھا۔ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یکہ و تنہا انسان تھے جنہوں نے معبودانِ باطلہ کی نفی کرتے ہوئے اللہ اکبر کا نعرہ بلند فرمایا۔ آپ نے کہا کہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ وہ تو اکبر ہے۔ تمہارے خیالوں، تمہارے وہموں، انسانی عقل و فکر کی رسائی سے بھی بلند و بالا ہے۔ تمہیں حق کیا ہے کہ تم اس کے ساتھ شریک گردانو اور اسے چھوڑ کر دوسروں کے آگے سجدہ ریز ہو۔ وہ سب کا خالق ہے اور کائنات کا ذرّہ ذرّہ اس کی مخلوق ہے۔ پس خالق کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھہرانا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟ اوائل میں مکّہ میں یہ آواز اجنبی سمجھی گئی مگر دلائل و براہین کے مسلسل سیلاب کے سامنے بُت پرستوں کے سارے شبہات پرکاہ کی حیثیت رکھنے والے بھی ثابت نہ ہوئے۔ اللہ کی برائی اور اس کی کبریائی کے سامنے سب بُت اور سارے بُت پرست سرنگوں ہو گئے اور اس مؤثر ترین آواز کے سامنے سب آوازیں دب گئیں۔ وادیٔ عرب سے شرک مٹ گیا اور ہر جگہ اللہ اکبر کے نعرے بلند ہو گئے۔

اسلامی تعلیمات و عبادات پر غور کیا جائے تو کلمہ اللہ اکبر اسلام کا طغرائے امتیاز ثابت ہوتا ہے۔ مسلمان کے گھر میں پیدا ہونے والے بچے کے کان میں پہلا جملہ جو پڑتا ہے وہ اذان کا لفظ اللہ اکبر ہے۔ مومن انسان کے مرنے پر اس کی نماز جنازہ بھی اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے اور نمازوں پر سلام کہنے سے پہلے اللہ اکبر پر ہی اس کا خاتمہ ہوتا ہے۔ مومن پر پنجوقتہ نماز فرض ہے جو سب سے اہم اسلامی عبادت ہے اس کے لئے اذان دی جاتی ہے۔ انسانوں کے نیند پوری کرنے پر جب عبادت کے لئے ندا بلند ہوتی ہے تو اس کا آغاز بھی اللہ اکبر سے ہوتا ہے۔ کیا پُر کیف سماں ہوتا ہے کہ سارا جہان، سارا ماحول نیند کی آغوش میں ہے۔ طلوعِ فجر ہوتی ہے اور مؤذن اس ساری خاموشی کو اللہ کی کبریائی کا اعلان کر کے اور اللہ اکبر کہہ کر ختم کر دیتا ہے۔ چاروں طرف اللہ کی کبریائی کا نعرہ بلند ہوتا ہے اور بار بار ہوتا ہے۔ نماز کے لئے لوگ جمع ہو جاتے ہیں صفیں سیدھی ہو جاتی ہیں مؤذن اقامت کہتا ہے پھر خدا کی کبریائی کی آواز بلند ہوتی ہے۔ امام

اور مقتدی نیت کر کے تیار کھڑے ہیں امام اللہ اکبر کہتا ہے اور کانوں تک ہاتھ بلند کر کے بارگاہِ ایزدی میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کے تکبیر بلند کرتے ہی سب مقتدیوں پر یہی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ سارے دل اللہ تعالےٰ کی کبریائی کے آگے جھک جاتے ہیں اور زبانیں تسبیح و تحمید اور دعاؤں میں منہمک ہو جاتی ہیں تھوڑی دیر کے بعد پھر امام اللہ اکبر کہتا ہے خود بھی رکوع کرتے ہوئے گردن جھکا دیتا ہے اور سب مقتدی بھی اس کی اقتداء میں جھک جاتے ہیں۔ یہی حال سجدہ میں جاتے وقت ہوتا ہے غرض نماز کی عبادت انسان کی انتہائی عاجزی اور اللہ تعالےٰ کی کبریائی کا وہ قولی و عملی اعتراف ہے جس کی مثال تصور میں نہیں آ سکتی۔ اذان اور نمازوں میں بیسیوں مرتبہ اللہ اکبر کا اعادہ ہوتا ہے۔

نماز پر ہی کیا موقوف ہے اسلام میں تو اللہ تعالےٰ کی کبریائی اور عظمت شان کا تصور ہر قدم پر سامنے رہتا ہے کیونکہ اس تصور کے بغیر کوئی شخص اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہہ ہی نہیں سکتا۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق دنیا کی کل کائنات اور مخلوق کا ذرہ ذرہ اللہ تعالےٰ کے زیر نگیں ہے اور ہر حرکت و سکون اسی کے حکم کے تابع ہے۔ قانونِ قدرت میں ہر چیز بلا چون و چرا اس کا حکم ماننے کی پابند ہے۔ قانونِ شریعت کی تعمیل پر چونکہ جزا و سزا کا انحصار ہے اس لئے اس میں خود اللہ تعالےٰ نے ہی انسان کو اختیار بخشا ہے کہ وہ اپنی مرضی اور اپنی نیت سے عمل کرے اور اسی کے مطابق اسے بدلہ دیا جائے گا۔ جب ذرہ ذرہ خدائے ذوالعرش کے تابع فرمان ہے اور وہ سب کا حاکم ہے تو دنیوی طاقت و جبروت سے مومنوں کو کوئی خوف نہیں ہو سکتا وہ تو اللہ اکبر کہنے والے ہیں۔ ہر بڑے سے بڑا خدا ہے اور ہر طاقت ور سے زیادہ طاقتور خدا ہے۔ پس مخلوق سے خوف و ہراس کیوں ہو جبکہ خالق انسان کے ساتھ ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہر بلندی کی طرف قدم بڑھاتے وقت اللہ اکبر فرمایا کرتے تھے کیونکہ بلندی میں ایک رنگ کی عظمت پائی جاتی ہے مگر سب عظمتوں کا حقیقی مالک تو اللہ تعالےٰ ہے۔ میدانِ جنگ میں دفاع کے وقت بھی اور حملہ کے وقت بھی مسلمانوں کا نعرہ اللہ اکبر ہوتا ہے تا یہ ظاہر ہو کہ ہم نہ اپنی طاقت کے بھروسے پر دفاع کر رہے ہیں اور نہ ہی اپنی قوت کے زور سے دشمنوں پر فتح پا سکتے ہیں ہم تو اللہ تعالےٰ کی کبریائی کو زمین پر قائم کرنے کے لئے محض آلۂ کار ہیں۔ یہ سچی تکبیر اپنے اندر غیر معمولی طاقت رکھتی ہے اور یہ حقیقی نعرہ نتیجہ خیز ہوتا ہے۔

حلال جانوروں کے ذبح کرنے کے وقت بھی اللہ تعالےٰ کی کبریائی کی طرف توجہ دلانے کے لئے اللہ اکبر کہنے کا حکم ہے جس میں یہ بھی تعلیم ہے کہ انسان اپنی طاقت اور اپنے حق کے زور سے دوسرے جاندار کو ذبح نہیں کر سکتا۔ یہ سلسلہ تو اللہ تعالےٰ کی عظمت اور اس کی کبریائی کو نمایاں کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

اسلامی شریعت میں عیدین کے موقع پر، حج کے موقع پر، ہر خوشی اور ہر قربانی کے موقع پر اللہ اکبر کی تعلیم دی گئی ہے۔ کوئی موقع نہیں جب خدا تعالےٰ کی کبریائی کا اظہار نہ کیا گیا ہو۔ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے لَہُ الْکِبْرِیَاءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ کہ کبریائی اللہ تعالےٰ ہی کا حق ہے۔ آسمانوں میں بھی اسی کی کبریائی کا چرچا ہے اور زمین بھی اسی کی کبریائی کے گُن گا رہی ہے۔ اللہ اکبر کہنے اور ماننے والا نہ شرک کر سکتا ہے نہ کسی انسان یا حیوان کو خدا کا شریک ٹھہرا سکتا ہے وہ کسی مصیبت سے گھبرا نہیں سکتا کیونکہ جانتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو سب طاقتیں حاصل ہیں اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ ایسے مومن انسان کو جوں جوں رفعت نصیب ہوتی ہے اسے اللہ تعالےٰ کی کبریائی کے جلوے اور بھی نمایاں طور پر نظر آتے ہیں اسے اپنی نیکی، اپنی خوبی، اپنی قابلیت کا خیال تک نہیں آتا۔ وہ تو خدا تعالےٰ کی کبریائی کے سامنے اپنے آپ کو لاشئ محض دیکھتا ہے اور ہر آن اپنی کمزوری اور اپنی کوتاہیوں پر شرمسار ہوتا ہے۔ تکبر کا خیال بھی اس کے دل کے کسی گوشے میں پیدا نہیں ہو سکتا وہ اپنے رب کے سامنے اپنے آپ کو ایک نالائق اور بے حقیقت کیڑا دیکھتا ہے اور اس کی خاکساری، تواضع اور فروتنی ہر آن ترقی کرتی ہے۔ بے شک اس کا خدا اس کی اس انکساری اور فروتنی کے باعث اسے سات آسمانوں تک بلند کرتا ہے مگر خدا کا ہر احسان، اس کا ہر فضل اور اس کی ہر ذرہ نوازی عارف انسان کو اور بھی گداز کر دیتی ہے اور اسے اپنی عاجزی کا پہلے سے بھی بڑھ کر احساس ہوتا جاتا ہے۔ غرض یہ ایک لطیف تقابل ہے کہ ادھر بندے کی طرف سے تواضع ہوتی ہے اور اُدھر اس کے رب کی طرف سے اس کا رفع ہوتا ہے۔ مگر ہر رفعت کا مقام مومن کے دل اور اس کی زبان سے بے ساختہ اللہ اکبر کہلاتا ہے وہ جانتا ہے کہ خدا کی طاقتیں بے انتہاء ہیں اور اس کے احسانات بے اندازہ ہیں اور اس کے قرب کی راہیں لامتناہی ہیں۔ ہم اس کے احسانوں کا حق ادا نہیں کر سکتے، ہم اس کی طاقتوں کا پورا تصور نہیں کر سکتے اور ہم اپنے اعمال کے زور سے اس کے قرب کی راہوں کو طے نہیں کر سکتے وہ تو ہمارے قیاس سے بالا ہے اور اس کی عظمت و کبریائی ہماری عقلوں کے ہر اندازہ سے بلند تر ہے۔

اللہ اکبر کو سمجھنے والا انسان تکبر نہیں کر سکتا۔ وہ دوسروں پر ظلم نہیں کر سکتا وہ انانیت اور استبداد اختیار نہیں کر سکتا۔ وہ اس زمین پر یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا کا مصداق ہوتا ہے ہاں وہ مخلوق سے خائف و ترساں بھی نہیں ہوتا اسے ہر جگہ اللہ تعالےٰ کی کبریائی نظر آتی ہے وہ اسی خدائے اکبر کے احکام کی تعمیل کرنا اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیتا ہے۔ وہ مصائب کے پہاڑوں کے سامنے اللہ اکبر کہہ کر ڈٹ جاتا ہے اور کائنات کی تسخیر کے لئے کوشاں ہو جاتا ہے۔ غرض کلمۂ اللہ اکبر جو اسلام اور اسلامی عبادات کا طغرائے امتیاز ہے۔ انسانیت کو معراج تک پہنچانے والا زینہ اور ہر ترقی کی کلید ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

خاکسار ابو العطاء

ولادتے

۱۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیزم سید طاہر احمد بخاری اور عزیزی یاسمین طاہر کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت سید محمد عبد اللہ شاہ صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم عطاء الرحمٰن صاحب ڈار کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت اور عافیت کے ساتھ صالح اور خادمِ دین بنائے۔ سید طاہر احمد صاحب ان دنوں ٹرانٹو (کینیڈا) میں امیر جماعت ہیں۔

(خاکسار نصیر احمد شاہ کھاریاں کینٹ)

۲۔ خاکسار کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ۵/۶۸ کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالےٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرما کر نیک۔ صالح۔ خادمِ دین اور ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔

(عنایت اللہ صابر کارکن نظارت بیت المال آمد۔ ربوہ)

قطعہ

ترے لطف و کرم سے جی رہا ہوں
تری رحمت سے میری زندگی ہے
ترے نورِ سحر سے ہوں شگفتہ
تری شبنم سے نم میری کلی ہے

(سعید احمد اعجاز)

واقفین وقف عارضی کے چند تاثرات

وقف عارضی کی بابرکت تحریک جماعت کے لئے ہر پہلو سے مفید ثابت ہو رہی ہے جن جماعتوں میں مخلص احباب جاتے ہیں انہیں بھی روحانی فائدہ پہنچتا ہے اور پھر خود واقفین کو جو شرائط وقف کی پابندی کرتے ہیں بہت برکت حاصل ہوتی ہے۔ قریباً ہر واقف اپنی رپورٹ میں اپنے تاثرات اور کوائف درج کرتا ہے یہ جملہ رپورٹیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ملاحظہ اور دعا کے بعد دفتر میں آجاتی ہیں تازہ رپورٹوں میں سے چند احباب کے تاثرات بطور نمونہ درج ذیل ہیں اس موقعہ پر احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ سب (سوائے معذوری کے) اس مبارک تحریک میں حصہ لے کر خود روحانی کیفیت سے بہرہ اندوز ہوں۔ دو ہفتے سے لے کر چھ ہفتے تک کا وقت وقف کیا جا سکتا ہے۔ اپنے خرچ اور اپنے کرایہ پر واقف مقررہ جماعت میں جا کر تربیت احباب اور تعلیم قرآن کریم کا فریضہ بجا لاتا ہے۔

(خاکسار: ابو العطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

(۲)

(۹)

مکرم غلام محمد صاحب و مکرم محمد یعقوب صاحب گوجرانوالہ لکھتے ہیں:۔

"مقامی جماعت میں کسی قسم کی شکر رنجی نہیں ہے باہمی اتحاد ہے آپ کی دعاؤں کی طفیل ہم نے اپنا وقف عارضی دو ہفتے دعاؤں اور ذکر الٰہی میں صرف کیا ہے۔ حضور کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر سال ہمیں توفیق دے کہ ہم ہر سال اس مبارک تحریک میں حصہ لیں۔

(۱۰)

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ چک ۳۶۳ ج.ب ضلع ساہی وال لکھتے ہیں:۔

"گذشتہ سال اپریل ۱۹۶۷ء میں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اپنے خاص فضل و کرم سے حضور پرنور کی عارضی وقف کی تحریک پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ حالانکہ اُن دنوں خاکسار کا ایک مکان چیچہ وطنی میں زیر تعمیر تھا اور گندم کی کٹائی بھی ہو رہی تھی جبکہ زمیندار کو بڑی نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر جونہی حضور کا وقف عارضی کا ارشاد ملا خاکسار سب امور کو اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر چھوڑ کر تعمیل ارشاد کرتے ہوئے ساہی وال چلا گیا وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضور کی خاص دعاؤں سے خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق ملتی رہی۔ حضور کی فرمودہ وقف عارضی کی تحریک بڑی ہی بابرکت تحریک ہے۔ میرے کام میرا عدم موجودگی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے احسن طریق سے سرانجام فرمائے اور ایسے ایسے سائل اپنے فضل سے اور حضور کی دعاؤں سے مہیا فرمائے جو میرے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتے تھے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور پرنور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے اور خاکسار کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ورنہ کون ہے جو بزور بازو اس کی شفقت اور رحمت کو حاصل کر سکے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے اب پھر مجھے تحریک عارضی وقف میں پندرہ یوم وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔"

---

۴ کے اختتام پر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گجرات نے اجتماعی دعا کرائی۔ دیگر احباب جماعت سے بھی اس وقت کے بہت بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اہلیہ شیخ عبد الشکور صاحب مرحوم
گجرات

91

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

آج ہیں یاجوج اور ماجوج سرگرمِ فساد
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

پھر محمدؐ کے خلاف اُٹھے ہیں یہ اہلِ صلیب
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

ظلم کی گہری تہوں میں جو نہ دب جاتا ضمیر
اِک کھٹکتی سی خلش ہوتی دلِ گمراہ میں

برگ و گل میں جب نظر آتا نہیں حسنِ ازل
کیا نظر آئیگا ان کو روئے مہر و ماہ میں

آج پھر تشکیک ہے غارت گرِ صدق و صفا
وسوسے پلتے ہیں کیا اوہام کی خرگاہ میں

اِک اسی نورِ فراواں سے جہاں ہے ضو فشاں
نور جو ہے ایک اس حق دیں حق آگاہ میں

آخرش اٹھ جائیگا یہ اجنبیت کا حجاب
آخرش آپ آئیں گے اس حسن کی درگاہ میں

بے زبانی میں مری، نالے کہاں، شکوے کہاں
بات دردِ دل کی سالکؔ کہہ گیا اک آہ میں

(امیب اللہ خان سالکؔ)

تقریب شادی

خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزم شیخ فضل احمد صاحب فیضی منیجر نیشنل بنک آف پاکستان (ایس پی آئی۔ ٹی) گجرات کا نکاح مسماۃ عزیزہ بشریٰ رشیدہ صاحبہ بنت مکرم حاجی محمد دین صاحب مرحوم درویش سے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے حق مہر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے ۱۷/۴/۶۸ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ ۱۳/۴/۶۸ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر بر مکان حاجی محمد دین صاحب مرحوم ربوہ عمل میں آئی۔ محترم سید شریف احمد شاہ صاحب درویش نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعوۃ ولیمہ کا اہتمام ۱۴/۴/۶۸ بروز اتوار عزیز موصوف کے مکان واقع محلہ مسلم آباد گجرات کیا گیا جس میں متعدد معززین شہر و احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔ دعوت طعام ۲

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائینگے وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال اور سکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۱۳

میں ممتاز بیگم زوجہ مختار احمد قریشی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بعمر ۱۹۲۸ء ساکن لائلپور۔ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ کوئی جائیداد اور آمد نہیں ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپیہ

۲- زیور طلائی ۱۲ تولہ مالیتی -/۱۵۶۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاعبد :- نشان انگوٹھا ممتاز بیگم

گواہ شد :- مختار احمد قریشی ایم اے موقت مسیح الملک دواخانہ انتظار مارکیٹ بلاک نمبر ۲ ناظم آباد کراچی ۱۸ خاوند موصیہ

گواہ شد :- انتخار علی قریشی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ لائلپور۔

مسل نمبر ۱۹۲۱۴

میں محمد بخش ولد الٰہی بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال بعمر ۱۹۲۷ء ساکن چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر ہی ہے اس کے علاوہ اور کوئی میری جائیداد نہیں اور نہ ہی آمد ہے۔

۱۵ کنال زرعی اراضی واقع چک ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور قیمت اندازاً مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- نشان انگوٹھا محمد بخش ولد الٰہی بخش صاحب۔

گواہ شد :- بقلم خود بشیر احمد ولد محمد علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور۔

گواہ شد :- محمد بخش ولد دولہ چک ۹۶ گ ب ضلع تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور

مسل نمبر ۱۹۲۱۵

میں آمنہ بیگم زوجہ مولوی نذر احمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بعمر پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۱۲-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ آمد کوئی نہیں۔

مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنا زیور جو بھی تھا بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے خرچ کر چکی ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- آمنہ بیگم زوجہ مولوی نذر احمد خان دارالصدر شرقی ربوہ ۲۴/۱۲/۶۷

گواہ شد :- نذر احمد خان بقلم خود کارکن دفتر نظارت امور عامہ محلہ دارالصدر شرقی ربوہ کوارٹر ۲۳ ۲۴/۱۲/۶۷

- - - - - - - - - -

- - - - - - - - - -

گواہ شد :- مبارک احمد فاروقی کارکن دفتر وصیت دارالصدر شرقی ربوہ ۲۴/۱۲/۶۷

مسل نمبر ۱۹۲۱۶

میں چوہدری محمد علی ولد چوہدری چراغ دین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۴۸ سال بعمر ۱۹۲۵ء ساکن چک ۳۲ ن م ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے میرا گذارہ صرف اس جائیداد کی آمد پر ہی ہے۔

زرعی اراضی پانچ ایکڑ واقع چک ۳۲ ن م سنجر پور تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان مالیتی -/۷۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- نشان انگوٹھا برکت بی بی چک ۳۲ ن م ڈاک خانہ سنجر پور تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان۔

گواہ شد :- عبدالرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۲ ن م بقلم خود، ڈاک خانہ سنجر پور تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان۔

گواہ شد :- غلام رسول بقلم خود بمقام کھرل شہید ڈاک خانہ خاص حال وارد چک ۳۲ ن م ضلع رحیم یار خان

- - - - - - - - - -

- - - - - - - - - -

- - - - - - - - - -

مسل نمبر ۱۹۲۱۸

میں محمد سلیمان صاحب ولد چوہدری چراغ الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال بعمر ۱۹۵۰ء ساکن ۳۲ ن م ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی جائیداد کی کوئی آمد ہے اسکے علاوہ زرعی اراضی رقبہ پانچ ایکڑ مالیتی -/۷۵۰۰ روپے واقع چک ۳۲ ن م ڈاک خانہ سنجر پور ضلع رحیم یار خان۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد :- نشان انگوٹھا محمد سلیمان ولد چوہدری چراغ دین چک ۳۲ ن م ڈاک خانہ سنجر پور ضلع رحیم یار خان۔ گواہ شد :- عبدالرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۲ ن م تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان۔ گواہ شد بشیر احمد زعیم انصار اللہ صادق آباد

آپ کے گھر میں

تریاق کبیر کی ایک شیشی

ہر وقت موجود رہنی چاہیئے تاکہ پیٹ درد، ہیضہ متلی اور دستوں کا فوری علاج کیا جا سکے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ہضمین!

ہیضہ کی تریاقی گولیاں

یہ گولیاں ہیضہ جیسے وبائی امراض کے لئے بہت کامیاب ہیں

بدہضمی کی جملہ امراض کے لئے مفید ہیں

حفظ ماتقدم کے طور پر اس کا استعمال ہیضہ سے محفوظ رکھتا ہے

آج ہی ایک شیشی خریدیئے

قیمت فی شیشی — ۲ روپے

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ ربوہ ضلع جھنگ ۳۸

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر

روزنامہ الفضل ربوہ

سے

خط و کتابت کیا کریں

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو شبہات میں دوستوں کا جمع ہے۔ سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مریم گرلز مڈل سکول گھٹیالیاں کا شاندار نتیجہ

امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول کا نتیجہ ۹۲ فی صد رہا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طور پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ادارہ کو مزید ترقیات نصیب ہوں۔

گوکہ نواح کی جماعتوں کو چاہیئے کہ جلد از جلد اپنی بچیوں کو اس سکول میں بھیجیں

(ہیڈ مسٹرس مڈل سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان!

حلقہ وار نظام کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ سالہ تقرری دیگر عہدیداران جماعت کی طرح یکم مئی ۱۹۶۸ء سے ہو گی۔ اس لئے تمام امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدیداران ہو رہا ہے اس میں قاضیوں کا انتخاب بھی کرایا جائے۔ اس میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں:

۱۔ ہر مقامی جماعت میں جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرانا چاہیئے۔ قریب قریب کی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں قاضی کا نام منتخب کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو۔ مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے۔ اور اگر عہدہ قضا کے لئے کوئی دوسرے دوست موزوں نہ مل سکتے ہوں تو ایسی صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے

۳۔ جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے تاان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جائے

۴۔ جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو ان کی علمی اور دینی قابلیت کا بھی رپورٹ میں اندراج کیا جائے۔

۵۔ اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہ راست ناظم دارالقضاء کو بھیجیں۔

۶۔ سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے

۷۔ حسب ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرانا چاہیئے۔ ہاں چھوٹی جماعتوں میں ایک ہی قاضی مناسب ہے۔

۸۔ قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاق کے لحاظ سے اچھی شہرت رکھتے ہوں۔

۹۔ ۱۵ مئی ۱۹۶۸ء تک انتخاب قاضی کی رپورٹ موصول ہونی چاہیئے تاان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں عرض کیا جا سکے۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون

اور

دکانداران گول بازار ربوہ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"چھوٹے تاجر ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے دیں"

چندہ کی یہ شرح اس قدر معمولی ہے کہ کسی پر گراں نہیں گزرتی تاہم استقلال کی ضرورت ہے۔

مقام مسرت ہے کہ سردار عبدالحق صاحب شاکر سیکرٹری مساجد ممالک بیرون حلقہ گول بازار ربوہ نے اپنے حلقہ میں گزشتہ سال میں دکانداران گول بازار جن میں اکثر معمولی کاروبار رکھتے ہیں سے ایک ہزار سو پیہ (۱۰۰۰/-) وصول کر کے داخل خزانہ کرا دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ

دیگر تاجر حضرات بھی چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے ضمن میں استقلال کے ساتھ اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد پر عمل پیرا رہیں تو ان کی معمولی معمولی رقموں سے ایک خطیر رقم جمع ہو جائے۔ ضرورت صرف توجہ اور استقلال کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ شہزادہ قمر الدین صاحب بشیر کو اب پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے لیکن ابھی کمزوری باقی ہے اور بائیں بازو میں درد بھی ہونا ہر وقت ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (سید محمد اشرف صدر جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

۲۔ محمد امین صاحب ولد آف قلعہ صوبا سنگھ کے بچے کو ٹانسل کے کامیاب آپریشن کے بعد میعادی بخار ہو گیا تھا جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (نواز احمد لاہور)

۳۔ میرے چھوٹے بھائی میاں عبدالرشید صاحب کی خوراک کی نالی میں رکاوٹ ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بابو فضل دین لاہور)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ

جو لوگ اپنے بچوں کو نماز باجماعت کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے قاتل ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچوں کو بھی نماز باجماعت کا پابند بنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"نماز باجماعت کی عادت ڈالو۔ اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے مجھے اپنی زندگی میں اتنے لوگوں سے ملنے اور مختلف حالات کی جانچ پڑتال کا موقع ملا ہے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میری طبیعت کو ایسا حساس بنایا ہے کہ سوال کی عمر پانے والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے برے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں اور میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔ اگر میں اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کی پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی جبلتوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقع نہ رہے۔ خواہ وہ کتنی ہی بدعملیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقع ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔ ... ... بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔ مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ یہ کہا جا سکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل علاج نہیں رہے۔ ... ...

غرض جوں جوں انسان نمازیں پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور حمد اور عظمت کا اقرار کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے اعمال حسنہ کے ترازو کو بوجھل کرتا جاتا ہے اور انسان کا رفع ہوتا جاتا ہے اور چونکہ گناہ نتیجہ ہے مادیت کے تعلق کا جب انسان اس عالم سے بلند ہوتا جاتا ہے تو اس کا تعلق مادیات سے کم ہوتا جاتا ہے اور گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۳)

درخواستِ دعا

۱۔ میرے خالو جان مکرم میر خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میانی ضلع سرگودھا پر اچانک فالج کا حملہ ہوا ہے جس کا زبان پر اثر نمایاں ہے۔ نیز عزیزم محمد زکریا متعلم جامعہ احمدیہ درد گردہ کی وجہ سے بیمار رہتے ہیں۔ ہر دو اصحاب کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(اقبال احمد نجم واقف زندگی ربوہ)

۲۔ خاکسار چند دنوں سے بیمار ہے، بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

(اقبال سعید تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۳۔ میری پھوپھی صاحبہ بہت دنوں سے بیمار ہیں کمر درد ہے اور بخار آتا رہتا ہے، علاج معالجہ کے باوجود آرام نہیں آتا۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(مبشر احمد طاہر۔ جماعت دہم۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

افرادی طاقت کے صحیح استعمال کا جائزہ

راولپنڈی ۴ مئی۔ صدر ایوب کی صدارت میں کل گورنروں کی کانفرنس میں اہم فیصلے کئے گئے جن کے مطابق ملک کے نظام تعلیم اور افرادی طاقت کے استعمال کا جائزہ لینے کے لئے اعلیٰ سطح کا افرادی طاقت کا کمیشن قائم کیا جائے گا۔ کمیشن کے قیام کا اعلان منصوبہ بندی ڈویژن کی طرف سے کیا جائے گا۔ اور اس کی سفارشات چوتھے پنج سالہ منصوبے میں شامل کی جائیں گی۔ کانفرنس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل کونسلوں میں ۱۰ فی صد نشستیں ریٹائرڈ اور خصوصی صلاحیت کے لوگوں کے لئے مخصوص کر دی جائیں گی۔ کانفرنس میں ملک کے جیولوجیکل سروے اور معدنی وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے بھی اہم فیصلے کئے گئے۔

بدعنوانیاں ختم کرنے کے لئے خاص تنظیم قائم کرنے کا حکم

راولپنڈی۔ ۴ مئی۔ صدر ایوب نے سرکاری افسروں میں بدعنوانیوں کے رجحان کا سدباب کرنے کے لئے صوبائی حکومتوں کو ایک خاص تنظیم قائم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ انہوں نے یہ ہدایت کل گورنروں کی کانفرنس میں جاری کی۔ یہ کانفرنس کل صبح صدر ایوب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ اور اس میں صوبائی گورنر، مرکزی اور صوبائی وزراء اور اعلیٰ افسر شریک ہوئے۔ صدر نے سرکاری محکموں میں بدعنوانیوں کے سدباب سے متعلق ندا حسن کمیٹی کی رپورٹ کا جائزہ لیتے وقت ان افسروں کے خلاف عوامی نکتہ چینی کا ذکر کیا جو اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ صدر نے کہا کہ بدعنوانیاں ایک پیچیدہ مسئلہ ہیں ان کے معنوی اور مؤثر سدباب کے لئے قانون اور ضابطہ کی متعدد مشکلات پیش آتی ہیں۔ پھر بھی ان تمام افسروں کے خلاف سخت کارروائی کی جا سکتی ہے جو اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرتے ہیں اور آمدنی کو بڑھانے کے لئے رشوت ستانی اور دوسری بدعنوانیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔

امن کی بات چیت پیرس میں ہوگی

ہنوئی ۴ مئی۔ شمالی ویٹ نام نے امریکہ کے ساتھ امن کی ابتدائی بات چیت شروع کرنے کے لئے پیرس کا نام تجویز کیا ہے۔ صدر جانسن نے یہ تجویز منظور کر لی ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت اگلے جمعہ کو شروع ہو جائے گی۔ شمالی ویٹ نام نے اپنے وزیر مسٹر سون تھوئے کو بات چیت میں حصہ لینے کے لئے اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔ صدر جانسن پہلے ہی اپنے نمائندے کا اعلان کر چکے ہیں۔

کل ہنوئی ریڈیو سے ویٹ نامی زبان کے ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ شمالی ویٹ نام میں امن کی ابتدائی بات چیت شروع کرنے کو تیار ہے اور مسٹر سون تھوئے کو ۱۰ مئی یا اس کے بعد بات چیت کا ابتدا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سائیگون کا ریڈیو سٹیشن تباہ کر دیا گیا۔

سائیگون ۴ مئی۔ شمالی ویٹ نام کی فوجوں نے کل غیر فوجی علاقہ میں ڈونگ ہا کے فوجی اڈہ پر خونناک حملہ کیا۔ اور امریکی فوجوں کے اگلے مورچوں پر قبضہ کر لیا۔ اس لڑائی میں فریقین کے کئی سو افراد ہلاک اور زخمی ہوئے سائیگون میں ایک امریکی ترجمان نے اس بات کا اعتراف کر لیا ہے کہ ڈونگ ہا میں امریکی فوج کو سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ شمالی ویٹ نام کے مقابلہ میں ہمارا جانی نقصان بہت کم ہوا ہے۔ وادی شاؤ میں بھی شدید لڑائی ہو رہی ہے اور امریکہ کو زبردست نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ امریکہ کے پچاس ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکے ہیں یا انہیں نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ٹرانسپورٹ طیارہ بھی تباہ کر دیا گیا ہے اور اس کے عملہ کے پانچ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ادھر کل سائیگون میں ٹیلی ویژن سٹیشن اور امریکہ کے مواصلاتی نظام کا سٹیشن تباہ ہو گئے۔

امریکہ میں دل کی پیوندکاری کا ایک اور آپریشن

سٹینفورڈ (کیلیفورنیا) معروف امریکی سرجن ڈاکٹر شموے نے سٹینفورڈ یونیورسٹی میڈیکل سنٹر میں دل کی پیوندکاری کا ایک اور آپریشن کیا۔ دل کی تبدیلی کے اس آپریشن میں ساڑھے چار گھنٹے صرف ہوئے اور اس میں ۱۵ ماہر سرجنوں نے ڈاکٹر شموے کی مدد کی۔ آپریشن کے بعد ڈاکٹر شموے نے بتایا کہ مریض کی حالت بہتر ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴